شش عید کے روزے مسلمانوں کا تمام اختلاف اٹھا دیتے ہیں

(از حضرت العلامہ مولانا مولوی محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی)

اس عنوان کو پڑھکر بہت ممکن ہے کہ آپ کو تعجب ہوا ہو لیکن جب اس پورے مضمون کو آپ پڑھ لیں گے تو آپ کا تعجب دور ہو جائیگا اور آپ قطعاً اس نتیجے پر پہنچ جائیں گے جس پر پہنچکر میں نے اس عنوان کو قائم کیا ہے۔

مسائل کا اختلاف اور چیز ہے اور گروہ بندی اور چیز ہے آپ سلف صالحین کے زمانے پر نظر ڈالئے گو ان میں مسائل کا جزوی اختلاف آپ کو نظر آئے گا لیکن فرقہ بندی کی مکروہ صورت آپ کو ڈھونڈے بھی نہ ملیگی۔ سلف صالحین کے زمانے گذر جانے کے بعد چوتھی صدی میں مسلمانوں میں فرقہ بندی قائم ہوئی۔ جدا جدا گروہ قائم ہو گئے اور ہر ایک نے دوسرے کے خلاف اپنا ایک پورا مسلک بنا لیا۔ بلکہ اپنے نام اور نسبت بھی الگ الگ قائم کر کے بالکل ہی ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔ چار مذہب بالکل جداگانہ اور ایک دوسرے سے محض بیگانہ قائم ہو گئے۔ ہر ایک مذہب کی کتابیں بھی الگ الگ لکھ لی گئیں اور انہی کے اصول و فروع کی علیحدہ علیحدہ جامد تقلید شروع ہو گئی۔

بلکہ ان مذاہب نے اتنی ترقی کی کہ جس طرح دین اسلام کو چھوڑ کر کفر اختیار کرنے پر دینی سزا ہوتی ہے اسی طرح ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرے کے اختیار کرنے پر بھی سزا مقرر کر دی گئی چنانچہ حنفی مذہب کی کتاب درمختار باب التعزیر میں ہے اِرْتَحَلَ اِلٰی مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ يُعَزَّرُ یعنی جو حنفی شافعی بن جائے اسے سزا کی جائے تعزیر لگائی جائے حنفی مذہب کی فقہ کی کتاب قنیہ میں ہے لَيْسَ لِلْعَامِّيِّ اَنْ يَّتَحَوَّلَ مِنْ مَذْهَبٍ اِلٰى مَذْهَبٍ وَيَسْتَوِي فِيْهِ الْحَنَفِيُّ وَالشَّافِعِيُّ یعنی عام آدمیوں کو ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف گھومنا نہ چاہئے۔ اس میں حنفی شافعی برابر ہیں۔ الغرض جس طرح اسلام کے بعد یہودی نصرانی بننے پر سزا ہوتی ہے اسی طرح حنفی کو شافعی بننے پر اور شافعی کو حنفی بننے پر سزا کا فتویٰ دیدیا گیا۔

شدہ شدہ نوبت یہانتک پہنچی کہ ۸۰۱ھ میں سلطان ناصر فرج بن برقوق کے زمانے میں کعبۃ اللہ کو بھی چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا اور حنفی شافعی مالکی حنبلی کے نام سے چار جداگانہ مصلے چار جہتوں میں قائم ہو گئے۔ اور مسلمانوں میں۔ ہاں ہاں ان مسلمانوں میں جنھیں آج سے آٹھ سو برس پہلے ایک مرکز پر جمع کیا گیا تھا چار مورچے قائم ہو گئے بلکہ انھوں نے اپنے ہاتھوں ایک مرکز کے بھی چار ٹکڑے کر کے اسلامی وحدت کو کثرت سے اتفاق کو اختلاف سے یگانگت کو بیگانگت سے یکجہتی کو چار جہتی سے ایک دین کو چار مذہبوں سے بدل دیا اور خوشی خوشی اس پر جم گئے۔ ہر ایک دل میں یہ جذبہ اٹھنے لگا۔ ایک ایک کان میں یہ صور پھونکا جانے لگا کہ ہمارا مذہب یہ ہے اور اس کا یہ ہے۔ اب دنیا کی نگاہوں میں سب سے بڑا جرم یہ ہو گیا کہ کوئی شخص اپنی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کر کے اپنے تئیں محمدی کہلوائے اور مسئلے مسائل کو براہ راست حدیث و قرآن سے لے ؏ فَلْيَبْكِ عَلَى الْاِسْلَامِ مَنْ كَانَ بَاكِيًا۔ اے آنکھ تجھ میں جتنے آنسو ہیں وہ سب اسلام کے نام لیواؤں پر بہا دے تو بھی میرے دل کا رنج نہ کم نہ ہوگا۔

یہ مسلّم بات ہے کہ انسانی اصول جگہ جگہ ٹوٹتے ہیں۔ عقلی گھوڑے بڑی بڑی ٹھوکریں کھاتے ہیں بدعتوں کے پاؤں نہیں ہوتے۔ دین میں نئی بات ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ریشمی کپڑے میں ٹاٹ کا پیوند یا سونے کی تھالی میں لوہے کی میخ یہ چیز نبھ نہ سکی ٹوٹ گئی اور زور سے ٹوٹی کہ اس کے ٹوٹنے کی آواز ایک ایک کان میں پہنچ گئی اور اس کے بکھرے ہوئے ٹکڑے ایک ایک گھر میں گرے۔ یہ ٹوٹی اور ایسی ٹوٹی کہ پھر نہ جُڑ سکی اور نہ جُڑ سکے۔

سنئے! الگ الگ ایک ایک امام کی یا تو سب کی سب باتوں کا ماننا تقلید ہے یا کچھ باتوں کا ماننا اور کچھ باتوں کا چھوڑ دینا تقلید ہے۔ اگر آنکھیں بند کر کے بلا دلیل ایک امام کی تمام باتوں کے تسلیم کر لینے کا نام تقلید ہے تو تو آپ یقین ملنئے کہ روئے زمین پر مقلد کوئی نہیں اور اگر بعض باتوں کا ماننا باوجود بعض کو نہ ماننے کے تقلید ہے تو پھر باور کر لیجئے کہ تمام زمین پر غیر مقلد کوئی نہیں پھر یہ افرا تفری کیوں مچی ہوئی ہے؟ روزمرہ مقلدی غیر مقلدی کے ناخوشگوار قصے کیوں چل رہے ہیں؟ تیر میر دنیا میں کیوں پھیلی ہوئی ہے؟ ہندوستان کے فلاکت زدہ شکست خوردہ مسلمان کیوں آپس میں سر پھٹول کر رہے ہیں؟ اگر مقلد ہیں تو سب اور اگر غیر مقلد ہیں تو سب پس اتفاق و اتحاد سے رہو سہو۔ صحابہ تابعین کی روش پر قائم ہو جاؤ اور مل جُلکر اسلام کی ترقی کی کوشش میں لگ جاؤ تفرقہ اندازوں کی ایک نہ سنو۔ خدا کی عبادت اور رسول کی اطاعت میں مشغول ہو جاؤ۔

سنو! اگر کسی حنفی کو یہ اختیار ہے کہ وہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کسی بات کو نہ مانے اسکے خلاف عمل عقیدہ رکھکر پھر بھی وہ حنفی ہی رہے تو کیا وجہ کہ یہ اختیار دوسروں سے سلب کر لیا جائے؟ انھیں آزادی نہ دی جائے؟ وہ اگر امام صاحب کے کسی مسئلے کو چھوڑ دیں تو ان کے خلاف قیامت قائم کر دی جائے؟ اور غیر مقلد غیر مقلد کہہ کہہ کر سر پھٹول جوتی پیزار اور عدالت کچہری تک کی نوبت پہنچے۔ دلوں میں بغض و بیر پیدا کر کے نفرت و حقارت کے جذبات ابھار دیئے جائیں اور ایک کو دوسرے کے خلاف بھڑکا کر طرفین کی طاقت آپس میں خرچ کر دی جائے کفر کے گولے برسائے جائیں اور اس سے مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا جائے اور بجائے اسکے کہ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ ایک دوسرے پر آپس میں سختی کی جائے۔ میل جول توڑے جائیں رشتے ناتے بگاڑے جائیں اور خدا کے بندوں پر زمین تنگ کر دی جائے۔

اب سنئے! حنفی مذہب کی بہت ہی معتبر کتاب فتاوی عالمگیری میں ہے وَیُکْرَہُ صَوْمُ سِتَّۃٍ مِّنْ شَوَّالٍ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مُتَفَرِّقًا کَانَ اَوْ مُتَتَابِعًا۔ وَعَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ کَرَاھَتُہٗ مُتَتَابِعًا لَا مُتَفَرِّقًا۔ لٰکِنْ عَامَّۃُ الْمُتَاَخِّرِیْنَ لَمْ یَرَوْا بِہٖ بَاْسًا۔ ھٰکَذَا فِی الْبَحْرِ الرَّائِقِ۔ وَالْاَصَحُّ اَنَّہٗ لَا بَاْسَ بِہٖ۔ کَذَا فِیْ مُحِیْطِ السَّرْخَسِیِّ وَتُسْتَحَبُّ السِّتَّۃُ مُتَفَرِّقَۃً کُلُّ اُسْبُوْعٍ یَوْمَانِ۔ کَذَا فِی الظَّھِیْرِیَّۃِ۔ فِیْ فَصْلِ الْاَوْقَاتِ الَّتِیْ یُکْرَہُ فِیْھَا الصَّوْمُ وَیُسْتَحَبُّ۔ یعنی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شوال کے چھ روزے مکروہ ہیں۔ خواہ وہ پے در پے ہوں خواہ الگ الگ ہوں اور امام ابو یوسف کے نزدیک پے در پے ہوں تو تو مکروہ ہیں۔ ہاں الگ الگ ہوں تو مکروہ نہیں لیکن عام متاخرین اسمیں کوئی حرج نہیں دیکھتے۔ بحر الرائق میں اسی طرح ہے اور زیادہ صحیح بھی یہی ہے کہ اسمیں کوئی ڈر خوف نہیں۔ محیط سرخسی میں اسی طرح ہے۔ یہ چھ روزے جداگانہ مستحب ہیں ہر ہفتے میں دو دن کر کے اسی طرح ہے ظہریہ کی اُس فصل میں جسمیں ان وقتوں کا ذکر ہے جن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے اور مستحب ہے۔

برادران! اصلی عبارت مع صحیح ترجمے کے آپکے سامنے ہے۔ کسی مزید حاشیے کی ضرورت نہیں اس سے صاف ثابت ہے کہ

(۱) امام صاحبؒ کے نزدیک شش عید کے روزے رکھنے مکروہ ہیں (۲) اسکی تقلید نہ کر کے امام صاحبؒ کے چوٹی کے شاگرد امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ لگا تار نہ رکھے بلکہ متفرق طور پر مہینہ بھر میں چھ روزے پورے کر دے یعنی ان کے نزدیک جائز ہیں (۳) پچھلے فقہا عام طور پر اس طرف ہیں کہ ان روزوں کے رکھنے میں کوئی ڈر خوف نہیں (۴) صاحب کتاب کے نزدیک بھی زیادہ صحیح یہی قول ہے (۵) پھر ایک صورت یہ ہے کہ ہر ہفتے میں دو روزے رکھے یوں شوال کے تین ہفتوں میں یہ چھ روزے رکھ لے (۶) ساتھ ہی فقہ کی کتابوں کا اختلاف بھی ظاہر ہے۔ بحر الرائق میں کچھ ہے محیط سرخسی میں کچھ ہے اور ظہیریہ میں کچھ ہے۔ الغرض اگلے پچھلے سب حنفیوں نے ملکر امام صاحبؒ کے قول کو اس مسئلے میں نہیں مانا اور اسکے خلاف فتویٰ دیا۔ آجکل حنفیوں کا عمل بھی امام صاحبؒ کے اس فتوے کے بالکل خلاف ہے وہ سب شش عید کے روزوں کو جائز اور کار ثواب جانتے ہیں اور اکثر لوگ رکھتے بھی ہیں حالانکہ امام صاحبؒ اسے مکروہ بتلاتے ہیں اور فقہ کا قاعدہ ہے کہ جب مکروہ کو مطلق کہا جائے تو مراد حرمت ہوتی ہے پس شش عید کے روزے حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام اور مقلدین حنفی مذہب کے نزدیک کار ثواب۔

بیشک حدیثوں میں بھی یہی ہے یہ روزے ثابت ہیں اور کار ثواب ہیں چنانچہ صحیح مسلم شریف میں ہے مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّھْرِ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے رمضان کے روزوں کے بعد چھ روزے شوال کے بھی رکھ لئے تو گویا اس نے سارا زمانہ روزے میں گذارا۔ طبرانی میں ہے کہ یہ سنکر حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ کیا ہر دن کے روزے کے بدلے دس روزوں کا ثواب؟ آپنے فرمایا ہاں۔ نسائی وغیرہ میں ہے کہ رمضان کا ثواب دس مہینے کے روزوں کا اور ان چھ روزوں کا ثواب دو مہینے کے روزوں کا۔ اوسط طبرانی کی روایت میں پے درپے لگا تار ان روزوں کے رکھنے پر یہ ثواب ہے اسی کتاب میں ہے کہ ان روزوں کا رکھنے والا اپنے گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے گویا آج ہی پیدا ہوا۔ پس جس طرح یہاں امام صاحبؒ کے فرمان کو خلاف حدیث پاکر چھوڑ دیا گیا ہے اسی طرح جہاں کہیں قول امام حدیث رسولؐ کے خلاف پایا جائے ترک کر دیا جائے تو آج یہ سب جھگڑے رگڑے دور ہو جائیں اور مسلمان پھر مل بیٹھیں اور پھر وہی اگلا اتفاق و اتحاد پیدا ہو جائے اور پھر وہی ترقی کی روح پرور ہوائیں چلنے لگیں اور ہماری دین دنیا سنور جائے۔ مسلمانو! یہی فرمان حضرت امام صاحبؒ کا ہے یہی وصیت ان کی ہے فرماتے ہیں اُتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِخَبَرِ الرَّسُوْلِ میری بات کو حدیث کے مقابلے پر چھوڑ دو۔ فرماتے ہیں اِنْ تَوَجَّہَ لَکُمْ دَلِیْلٌ فَقُوْلُوْا بِہٖ (درمختار) مطلب یہ ہے کہ تمہیں جب میرے قول کے خلاف کوئی دلیل ملجائے تو تم وہی کہو جو دلیل سے ثابت ہو یہی وجہ تھی کہ خود امام صاحبؒ کے شاگردوں نے آپ کی مخالفت کی آپ کی باتوں کو نہ مانا جس بات کو خلاف دلیل یعنی خلاف قرآن و حدیث دیکھا اُسے علی الاعلان ترک کیا۔ چنانچہ تہائی مذہب میں انھوں نے امام صاحب کی مخالفت کی جیسے کہ شامی میں ہے۔ فَحَصَلَ الْمُخَالَفَۃُ مِنَ الصَّاحِبَیْنِ فِیْ نَحْوِ ثُلُثِ الْمَذْھَبِ یعنی حضرت ابو یوسفؒ اور محمدؒ جو امام صاحبؒ کے چوٹی کے شاگرد ہیں انھوں نے بھی ایک تہائی مذہب میں حضرت امام صاحبؒ کا خلاف کیا۔ الغرض امام صاحبؒ کے مسائل کو جبکہ وہ خلاف حدیث و قرآن ہوں چھوڑ دینا اگر غیر مقلد ہو جانا اور امام صاحبؒ کے دشمن بنجانا ہے تو یہ وہ جرم ہے جس میں حنفی اہلحدیث دونوں برابر کے شریک ہیں اگر اسی کا نام امام صاحبؒ کی محبت اور ان کی تقلید ہے کہ انکے کل مسائل کو آنکھیں بند کر کے تسلیم کر لیا جائے ان کے ایک ایک فرمان کو شریعت کے مسائل کا درجہ دیا جائے تو اس معنی میں نہ حنفیوں میں کوئی حنفی ہے نہ اہلحدیثوں میں کوئی حنفی ہے۔ ہم سب ایک ہی